ٹی۔ڈبلیو۔لاٹوش

بھانامتی یا کالاجادو

ریاست حیدرآباد دکن میں پست اقوام اور نیم وحشی قبائل بڑی تعداد میں آباد ہیں جو جادو، ٹوٹکوں اور ٹوٹکوں پر بہت اعتقاد رکھتے ہیں۔ ان لوگوں میں کئی سفلی عملیات رائج ہیں جن میں سب سے زیادہ اذیت رساں اور حیرت انگیز بھانامتی ہے جس کو کالا جادو بھی کہتے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بھانامتی کرنے والا جس شخص پر جادو کرنا چاہتا ہے پہلے گیلی مٹی سے اس کا ایک پتلا بناتا ہے۔ پھر اپنے تمام جسم پر نجاست ملتا ہے اور غلاظت کی گولی منہ میں رکھ کر عمل پڑھتا ہے۔ عامل جتنا زیادہ نجس ہوتا ہے اس کا جادو اسی قدر کامیاب ہوا کرتا ہے۔ عمل پڑھ چکنے کے بعد عامل فحش ترین گالیوں کے ساتھ معمول کا نام پکارتا ہے۔ اس کے بعد عامل جو چاہتا ہے معمول اس تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر عامل معمول کو جسمانی اذیت دینا چاہتا ہے تو اس کو بے ہوش کر دیتا ہے۔ پھر پتلے کے ہاتھ پیر توڑ دیتا یا اس کے جسم پر زخم لگاتا یا کوئی اور تکلیف دہ عمل کرتا ہے۔ اور پتلے پر جو عمل ہوتا ہے معمول کو وہی تکلیف ہوتی ہے۔ بھانامتی کے کچھ حدود بھی ہیں۔ مثلاً یہ کہ اگر عامل اور معمول کے درمیان کوئی دریا یا ندی حائل ہو تو عمل بے اثر ہو جاتا ہے۔ نیز یہ کہ سرکاری فرائض کی انجام دہی میں اس سے رکاوٹ نہیں ڈالی جا سکتی۔

کوئی چالیس سال پہلے تک ریاست حیدرآباد میں بھانامتی کا بڑا زور تھا۔ جب لوگوں نے حکومت سے کئی بار فریاد کی۔ تو اس کی تحقیقات کے لئے انڈین پولیس سروس کے ایک عہدہ دار کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس نے اپنی رپورٹ میں بھانامتی کے حیرت انگیز بینہ واقعات کی تصدیق کی۔ اور آخر کار حکومت نے اس کے انسداد کی تدبیریں اختیار کیں۔ چنانچہ ایک انسپکٹر کے تحت انسداد بھانامتی کا شعبہ قائم کیا گیا اور اس شعبہ میں اس جادو کا توڑ کرنے والوں کو ملازم رکھا گیا جو بھانامتی کرنے والوں کا پتہ لگا کر ان کی گرفتاری میں پولیس کی مدد کرتے تھے۔

چونکہ یہ عمل خاص حالت میں کیا جاتا ہے اور ایک خاص مدت تک جاری رہتا ہے اس لئے بھانامتی کرنے والوں کو بدوران عمل گرفتار کیا جانے لگا اور حکومت کی مؤثر کارروائی سے بھانامتی کا

سلسلہ تقریباً ختم ہو گیا تھا۔ لیکن حیدر آباد پر بھارتی قبضہ کے بعد انسداد بھانامتی کا شعبہ توڑ دیا گیا اور رفتہ رفتہ یہ سلسلہ پھر شروع ہو گیا۔ پیش نظر مضمون میں حیدر آباد کے ایک ممتاز ترین صحافی مسٹر لاٹوش نے چند حالیہ واقعات کا تذکرہ کیا ہے۔ جو گزشتہ زمانہ کے واقعات کی طرح انتہائی اذیت رساں تو نہیں لیکن نہایت عجیب اور حیرت انگیز ہیں۔ اور اگر یہ سلسلہ پہلے کی طرح پھر سختی سے بند نہ کیا گیا تو عجب نہیں کہ وہی اذیت رسانی پھر شروع ہو جائے جس نے نصف صدی قبل بھانامتی کو ایک ناقابلِ برداشت مصیبت بنا دیا تھا۔ (ادارہ)

کچھ دن ہوئے حیدر آباد میں رہنے والے ایک معزز مرہٹہ برہمن خاندان پر بھانامتی (جسے حیدر آباد میں کالا جادو کہا جاتا ہے) کے عمل اور اس کے اثر سے آنے والی مصیبتوں نے شہریوں میں بے چینی اور ہراسانی پھیلا دی اور یہ سوال ابھر آیا کہ آیا کالے جادو کا کوئی وجود ہے یا نہیں؟

بھانامتی کے اس واقعہ کا ذکر کرنے سے قبل یہاں پر اس حقیقت کا اظہار کر دینا بیجا نہ ہو گا کہ تقریباً چالیس سال قبل انڈین پولیس سروس کے رکن مسٹر ایل گوڈ سے اسی سوال کا جواب طلب کیا گیا تھا۔ حکومت نے بیدر کے معزز شہریوں کے دستخطوں سے پیش ہونے والی ایک درخواست کی بنا پر جس میں بھانامتی کرنے والوں کے مظالم اور عوام کی دہشت زدگی کا ذکر کیا گیا تھا مسٹر گوڈ کو بیدر روانہ کیا تھا کہ وہ اس بارے میں تحقیقات کریں۔ اُنہوں نے پوری ریاست کا دورہ کر کے تحقیقات کی اور ایک رپورٹ حکومت کو پیش کی جس کے پڑھنے سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ بعض واقعات افسانے سے کہیں زیادہ عجیب اور دلکش ہوتے ہیں۔

دنیا میں ہر مقام کے ملازمین پولیس صرف ٹھوس حقائق پر اعتقاد رکھنے اور کسی بات کو بغیر ثبوت کے تسلیم کرنے سے انکار کرنے والے ہوتے ہیں۔ مسٹر گوڈ بھی جو ایک انگریز تھے ایسے ہی آدمی تھے۔ اُنہوں نے انہیں عقائد اور نظریات کے ساتھ اپنی تحقیقات کا آغاز کیا۔ اور جب اس کا خاتمہ ہوا تو وہ پوری طرح قائل ہو چکے تھے۔ کہ بھانامتی واقعی ایک جادو اور سفلی عمل اور ایک مافوق الفطرت قوت ہے جس کا توڑ صرف انہیں طریقوں اور خاص اصولوں کے مطابق کیا جا سکتا ہے۔ سرکاری اور قانونی طور پر بھانامتی ایسے پُراسرار فن کے وجود کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ مگر مسٹر گوڈ کے رپورٹ پیش کرنے کے بعد اس وقت کی حکومت نے انتہائی سنجیدگی کے ساتھ اس سوال پر غور کیا اور اس کا توڑ کرنے کے لئے انسپکٹر مقرر کیا گیا۔ بھارتی قبضہ کے بعد یہ عہدہ بھی برخواست کیا گیا۔

میں بھانامتی کے ایک حالیہ واقعہ کا بالکل سچا حال پیش کروں گا جس کا میں نے ذاتی طور پر مشاہدہ کیا ہے اور جس کے باعث تحقیقات کرنے والی پولیس بھی انتہائی پریشان ہو گئی۔ ان پُراسرار واقعات کی کچھ اتنی تشہیر ہو گئی تھی کہ وہ پورے شہر کا موضوعِ بحث بن گئے۔ اور اس سے کچھ اتنی دلچسپی اور حیرت پیدا ہو گئی کہ بے شمار افراد نے جن میں چند وزراء بھی

شامل تھے موقع واردات کا معائنہ کیا۔ ان میں سے بعض نے بھانامتی کی زیر اثر قوتوں یا ناپاک ارواح کو جو بھی انہیں کہا جائے انہیں اپنا کام کرتے ہوئے بھی دیکھا۔

بھانامتی کے یہ بدقسمت شکار مسٹر اعظم غوری اور ان کے خاندان کے افراد تھے۔ جو محلہ لنگم پلی میں آرائش بلدہ کے مکانات میں رہتے تھے۔ میں اس سنسنی خیز واقعہ کی معمولی سی تفصیل سے بھی محروم نہ ہونا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے مسٹر غوری سے ملاقات کی۔ اور ایک مرتبہ جب بھانامتی کا عمل پورے زوروں پر جاری تھا مجھے انہوں نے اور ان کے لڑکوں نے پورا مکان دکھایا۔ میں مکان کے پچھلے برآمدے میں کھڑا ہوا اس وسیع صحن کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا جو ایک اونچی دیوار پر ختم ہوتا تھا۔ کئی منٹ تک تو کچھ بھی نہ ہوا لیکن عین اس وقت جب میں مایوس ہو کر وہاں سے روانہ ہی ہونے والا تھا مجھے ایک آواز سنائی دی۔ جو اردو میں دریافت کر رہی تھی "یہ (فحش گالی دیکر) اپنی عینک میں سے بوڑھے اُلو کی طرح گھورنے والا کون ہے؟" میں نے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ اس پُراسرار آواز والے کو دیکھ سکوں۔ لیکن اس میں ناکامی ہوئی۔ میں نے خیال کیا کہ یہ شاید کسی بدمعاش کی شرارت ہے۔ لیکن واقعہ یہ نہ تھا۔ کیونکہ نہ صرف مکان بلکہ اس پورے علاقے کو پولیس نے اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا اور کچھ پولیس کانسٹیبل چھت پر بھی بڑی احتیاط اور چوکسی کے ساتھ پہرہ دے رہے تھے۔ میں ایسے ہی پُراسرار واقعات کے انتظار میں کھڑا رہا۔ مگر کچھ بھی نہ ہوا۔ البتہ جب میں واپس ہونے والا تھا تو ایک عجیب و غریب سیٹی کی آواز سنائی دی۔ جو غالباً جامن کے اس درخت پر سے آرہی تھی جو اس صحن کے ایک گوشہ میں تھا۔ مسٹر غوری نے مجھے ایک بڑا شہتیر دکھایا جو وہیں ورانڈے میں پڑا ہوا تھا اور کہا کہ میرے آنے سے کچھ دیر قبل نظر نہ آنے والے ہاتھوں نے اسے وہاں پھینکا ہے۔ اس جامن کے درخت کو جہاں سے سیٹی کی آواز آئی تھی پوری احتیاط سے دیکھنے پر بھی کوئی سراغ نہیں ملا کہ وہ آواز کہاں سے آئی تھی۔ مسٹر غوری نے شہتیر دکھانے کے بعد ان پُراسرار اور عجیب و غریب واقعات کی تفصیل بتائی جس کے باعث وہ اور ان کا پورا خاندان دن رات پریشانی میں مبتلا تھے۔ مثال کے طور پر قفل لگے ہوئے بند اور خالی کمروں سے ایسی آوازیں اور چیخیں سنائی دیتیں جیسے کسی کو سخت اذیت دی جارہی ہے لیکن معائنے پر وہ کمرے خالی ہی نظر آتے۔ انہوں نے مجھے دیوار کا ایک حصّہ دکھایا جہاں سے طشتریاں، پیالیاں اور دوسرے برتن وغیرہ فضا میں اُڑتے ہوئے آتے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فرش پر گر جاتے۔ اگرچہ یہ بات باعثِ تعجب تھی کہ گھر کے کسی بھی فرد کو ان اُڑنے والی پیالیوں، طشتریوں اور پتھروں سے کوئی نقصان نہ پہنچا تھا۔ لیکن جیسا کہ مسٹر غوری نے کہا یہ مسلسل واقعات ہی کسی کو پاگل بنادینے کے لئے کافی ہیں۔ ان کا پورا مکان درہم برہم ہو چکا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زلزلے نے اس مکان کو ہلادیا ہے۔

میں نے ان سے دریافت کیا کہ ان کے خیال میں بھانامتی کے زور سے انہیں اس طرح تنگ کرنے والا کون ہوسکتا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ان کے کچھ دشمن ہیں لیکن وہ یہ نہیں بتاسکتے کہ ان میں سے کس نے یہ حربہ استعمال کیا ہے۔ میں ان کی اس

عجیب وغریب رونگٹے کھڑے کر دینے والی مشکل کو پوری طرح سمجھ چکا تھا اور وہ ہر طرح سے ہمدردی کے مستحق تھے۔

مسٹر گوڈ کی رپورٹ جس کا میں ابتدا میں ذکر کر چکا ہوں بھانامتی کے بارے میں بعض انتہائی سنسنی خیز انکشافات کئے گئے ہیں۔ میں ان میں سے صرف چند حصے پیش کروں گا۔ مسٹر گوڈ نے جو واقعات بیان کئے ہیں ان میں سے ایک تو خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس میں ایک وکیل، جو اپنے دلائل اور بحث میں سب کو تنگ کر دیتا تھا خود بھانامتی کے اثر سے تنگ آ چکا تھا۔ اور ان میں سے ایک واقعہ تو اس پر عین عدالت میں اور مجسٹریٹ کے روبرو پیش آیا۔

اس واقعہ کا آغاز اس وقت ہوا جب بیدر کی ایک عدالت میں باپوجی اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مقدمہ دائر کرنے والے ایک شخص کنڈوجی کے وکیل محمد ملتانی صاحب کو دھمکی دی گئی کہ اگر انہوں نے یہ مقدمہ لڑا تو اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہونگے۔ وکیل نے ان دھمکیوں کو ہنسی میں ٹال دیا۔ لیکن جب مقدمے کی سماعت شروع ہوئی اور ملتانی صاحب نے باپوجی پر جرح شروع کی تو انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے وہ خالی کٹہرہ پر جرح کر رہے ہوں۔ باپوجی ملتانی صاحب کی نظروں سے بالکل غائب ہو چکا تھا، اور وہ حیران و پریشان کھڑے تھے۔

جب ملتانی صاحب نے باپوجی کے غائب ہونے کی شکایت کی تو مجسٹریٹ اور عدالت میں موجود دوسرے افراد انتہائی حیران رہ گئے مجسٹریٹ نے باپوجی کے موجود ہونے کا یقین دلایا۔ مگر اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ اور سماعت ملتوی کر دینی پڑی۔ کیونکہ عدالتی زبان میں "مدعی کا وکیل اچانک علیل ہو گیا تھا۔"

اگر اسے معمولی ہپناٹزم سمجھا جائے تو اس کی تردید وہ واقعات کر سکتے ہیں جو ملتانی صاحب کو گھر واپس ہونے پر پیش آئے جب وہ رات میں آرام لینے کے لئے بستر پر دراز ہوئے تو نیند کا کہیں کوسوں پتہ نہ تھا۔ جونہی وہ سونے کا ارادہ کرتے انہیں اپنے مدھم روشنی والے کمرے میں کئی سانپوں کے چلنے اور آہستہ سے ان کی طرف بڑھنے کا احساس ہوتا۔ وہ اٹھ کھڑے ہوتے اور پورے کمرے کا بڑی احتیاط سے جائزہ لیتے لیکن انہیں کوئی زندہ سانپ نظر نہ آتا جس کے سائے یا تصور سے وہ اتنے ہیبت زدہ تھے۔

دوسری صبح جب وہ دفتر جانے کے لئے تیار ہو رہے تھے تو ان کی بیٹی نے کہا کہ ان کی ناک کا سرا ہلکے گندمی رنگ کی بجائے گہرے سیاہ رنگ کا ہو گیا ہے۔ آئینہ دیکھنے پر یہ بات درست ثابت ہوئی اور انہوں نے بار بار اس کو دھونے کی کوشش کی۔ مگر وہ رنگ نکل ہی نہ سکا۔ بعد میں ان کی وحشت اور حیرت کی انتہا نہ رہی جب انہوں نے اپنی گردن شانوں، سینے اور جسم کے دوسرے حصوں پر عجیب وغریب نشانات دیکھے۔ شاید پڑھنے والے اس بات پر یقین نہ کریں کہ یہ نشانات بہت بھدے طریقے سے اتارے ہوئے سانپوں اور انسانی اشکال جیسے تھے۔ انہوں نے پولیس اور مجسٹریٹ کو اس کی اطلاع دی اور انہیں یقین دلانے کے لئے وہ نشانات بھی دکھائے جن میں ایک سانپ کچھ اس طرح اتارا گیا تھا جیسے اس کا سر ملتانی صاحب کے جسم میں داخل ہو گیا ہو۔

بعد میں جب باپوجی اور اس کے ساتھیوں پر ملتانی صاحب کو پریشان کرنے کے سلسلے میں مقدمہ چلایا گیا تو اس بات کی پوری شہادت مل گئی۔ باپوجی اور اس کے ساتھیوں نے بلیک میل کرنے کی خاطر بھانامتی کیا ہے۔ مگر اسے قبول نہیں کیا گیا۔ البتہ مجسٹریٹ نے ان افراد کو یہ کہتے ہوئے سزا دی کہ "انہوں نے انتہائی عجیب اور ناقابلِ عمل طریقے سے کام کرتے ہوئے ایک شہری کو پریشان کیا ہے۔"

ایسے بے شمار واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح معصوم اور بھولے بھالے دیہاتیوں کو بھانامتی کے اثرات سے بچے رہنے کے لئے ماہانہ اور سالانہ مقررہ رقمیں ادا کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ مسٹر گوڈ نے اپنی اس تحقیقات کے دوران میں بہت ممتاز اور معتبر افراد کے بیانات قلم بند کئے ہیں۔ جن میں ایک یورپی عیسائی مشنری اور نواب نظامت جنگ بھی شامل ہیں جو اس وقت وزیر تھے۔ نواب نظامت جنگ سے جب اس بارے میں استفسار کیا گیا تو انہوں نے "ہیملٹ" کے یہ الفاظ دہرائے کہ "ہوریشیو زمین اور آسمان پر تمہارے فلسفہ کے خوابوں میں نظر آنے والی چیزوں سے کہیں زیادہ چیزیں موجود ہیں۔" واضح رہے کہ نواب نظامت جنگ خود بھی ایک شاعر اور بہت بڑے عالم تھے۔

جس وقت میں یہ مضمون قلمبند کر رہا ہوں اس وقت بھی شہر حیدر آباد میں بھانامتی کے ان کرتبوں کا مظاہرہ دیکھنے میں آ رہا ہے جن کو سب سے پہلے عوام کے روبرو علی آباد کے انچارج میڈیکل آفیسر ڈاکٹر ایس واسن نے بیان کیا تھا۔ گذشتہ تین ماہ سے یہ واقعات جاری ہیں۔ اس وقت بھانامتی کا شکار مسٹر مادھو راؤ پھاٹک کا معزز برہمن گھرانہ ہے۔ ڈاکٹر واسن نے کئی انتہائی پُراسرار اور عجیب وغریب چشم دید واقعات کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً مکان میں بھاری پتھروں کا گرنا، مٹی کے تیل کی بوچھاڑ ہونا، ہوا میں چیزوں کا اُڑنا اور ان کا عام راستے پر جا گرنا، عبادت کے موقع پر مورتیوں کا اچانک حرکت کرنے لگنا اور ایسے ہی کئی دوسرے حیرت انگیز واقعات۔

ان میں سب سے زیادہ مصائب کا شکار مسٹر پھاٹک کا لڑکا لکشمی ناتھ ہے، جو ہائی اسکول کے امتحان میں شرکت کرنے والا ہے۔ وہ خون کی قے کرتا ہے۔ اس کی ایڑیوں میں سے ناخن اور سوئیاں نکلتی ہیں، اور اس کے جسم پر عجیب وغریب نشانات نظر آتے ہیں۔ جب وہ لکھنے بیٹھتا ہے تو قلم ہاتھ سے نکل کر اُڑ جاتا ہے یا پھر پوری سیاہی قلم سے نکل پڑتی ہے۔ ان واقعات کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے خود میں نے ساٹھ سالہ مسٹر پھاٹک سے ملاقات کی اور ان کے چھوٹے سے کمرے میں بیٹھا آدھے گھنٹے تک باتیں کرتا رہا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ بد ارواح رات میں ہی زیادہ سرگرم رہتی ہیں اور کبھی کبھار دن دہاڑے بھی اپنے کرتب کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی نظر نہ آنے والے دشمن یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ جس کے باعث وہ اور ان کا پورا خاندان پاگل ہونے کے قریب پہنچ چکا ہے۔ مثال کے طور پر ریک پر لگائے یا تہ کر کے رکھے ہوئے کپڑے، اچانک جل اُٹھتے ہیں یا نظر نہ آنے والے ہاتھ انکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں۔ اب ان کے پاس صرف ایک قمیص رہ گئی ہے جسے انہوں نے پہن رکھا ہے۔ دہلیز کے باہر جن چپلوں کو وہ چھوڑ دیتے ہیں وہ اچانک اُڑ کر ان کے سر پر آ لگتی ہیں۔ اور گھر کے

پورے دروازے بند کر دینے کے باوجود بڑے بڑے پتھر مکان میں آگرتے ہیں جن کا وزن آٹھ دس سیر یا اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ ایک بار انہوں نے کھڑکی کی سلاخوں میں سے جو صرف چند انچ کشادہ تھیں ایک بہت بڑا پتھر کو اپنے کمرہ میں آتے دیکھا تھا۔ مسٹر مادھوراؤ نے بتایا کہ ان پتھروں سے عام طور پر کوئی زخمی نہیں ہوتا۔ مگر ان میں سے ایک پتھر دیوار سے ٹکرا کر ان کی بیٹی کے پاؤں پر گر پڑا تھا جو سو رہی تھی اور زخمی ہو گئی۔

شولاپور میں بھانامتی کا توڑ کرنے والے ایک اُستاد ہیں۔ مسٹر مادھوراؤ اپنی بیوی اور لڑکے لکشمی ناتھ کے ہمراہ وہاں گئے جونہی وہ ٹرین سے اُترے لکشمی ناتھ کے دونوں ہاتھ بالکل سیاہ ہو گئے۔ اور جب وہ بڑی مشکل سے انہیں صاف کرنے میں کامیاب ہوئے تو وہ پھر سیاہ ہو گئے۔ اس استاد نے انہیں بعض ہدایات کے ساتھ اپنی ایک تصویر بھی دی، کہ اسے مکان میں لٹکا دیا جائے۔ حیدرآباد واپس آکر انہوں نے اس کی ہدایات پر عمل کیا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا اور بھانامتی کے اثرات اور دم بخود کر دینے والے واقعات اب بھی جاری ہیں۔

ہر طرح مایوس ہو جانے کے بعد انہوں نے پولیس سے مدد چاہی۔ دو کانسٹیبلوں کو پہرہ دینے کے لئے روانہ کیا گیا مگر وہ ابھی مکان پہونچکر اپنے مقامات پر کھڑے بھی نہ ہوئے تھے کہ دو بڑے پتھر بھاری آواز کے ساتھ ان کے پیروں کے پاس آگرے۔ کانسٹیبلوں کے خوف کی انتہا نہ رہی مسٹر مادھوراؤ نے اپنے لڑکے کو ایک پڑوسی کے گھر منتقل کر دیا۔ لیکن اس پر بھی بھانامتی کے زیر اثر بد ارواح یا جو کچھ بھی ہوں ان کے افعال ختم نہیں ہوئے۔ مسٹر مادھوراؤ نے بتایا کہ بعض اوقات ان کا بیٹا "ٹرانس" یا بے ہوشی کی حالت میں آجاتا ہے، اور بار بار ایک شخص کا نام لینے لگتا ہے۔ جو غالباً ان کے خاندان سے دشمنی رکھتا ہے۔ یہ نامعلوم شخص لکشمی ناتھ کو اپنے ترجمان کی طرح استعمال کر کے فخر سے کہتا ہے کہ وہی ان سب باتوں کا ذمہ وار ہے۔ اس کے بعد وہ پورے خاندان کو گالیاں دیتا ہے۔ مسٹر مادھوراؤ بہت شریف آدمی ہیں لوگ ان مصیبتوں کے باعث ان سے ہر ایک کو ہمدردی ہو گئی ہے۔

لغت میں جادو کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ کسی کی فطرت پر یا ارواح پر قابو پا کر ان کے ذریعے واقعات کو اپنی مرضی کے مطابق شکل دینا۔ جادو کو کالا جادو، سفید جادو اور فطری جادو کی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جادو کی متبادل تعریف یہ بھی کی گئی ہے کہ ایسا ناقابلِ توضیح، واضح اور نمایاں اثر جس کے انتہائی حیرت انگیز نتائج ہوں۔ بھانامتی سنسکرت کے دو الفاظ بھان اور متھ سے مل کر بنا ہے جس کا مطلب دماغی قوتوں کو درہم برہم کر دینا یا کسی کو پاگل کر دینا ہو سکتا ہے۔ بھانامتی جادو کی دوسری تعریف میں آتا ہے جو اوپر درج ہے اور اس کی توثیق ان ممتاز و معزز اصحاب سے بھی ہو سکتی ہے جنہوں نے بھانامتی کی تحقیقات کرنے والے عہدیدار پولیس مسٹر گوڈ کو بیانات دئے تھے۔ ان میں سابق وزیر سر نظامت جنگ، راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی کوتوال شہر حیدرآباد اور شہر کے عیسائی پادری ریوڑینڈ فادر پاگاس بھی شامل ہیں۔ مسٹر گوڈ کی اس رپورٹ کو انتہائی صیغۂ راز میں رکھا گیا تھا کیونکہ اندیشہ تھا کہ اس میں جو منتر پیش کئے گئے ہیں انہیں کوئی غیر ذمہ دار افراد استعمال نہ کر بیٹھیں۔

مجھے بیس سال قبل اس شرط پر یہ رپورٹ دیکھنے کا موقع دیا گیا تھا کہ میں اپنے کسی مضمون میں اُن منتروں کو پیش نہ کروں۔

مسٹر گوڈ کی تحقیقات کے مطابق بھانامتی جادو کی ایک قسم ہے مگر میڈیکل سائنس میں اس کے اثرات اور عمل کا کوئی جواز نہیں مل سکتا۔ بھانامتی کے کام ہپناٹزم، ہسٹریا اور جادو کی دوسری اقسام سے بالکل مختلف ہوتے ہیں البتہ افریقہ میں ہوڈو (HOODOO) اور وچ کرافٹ (WITCHCRAFT) کی قسم کے جادوؤں سے بھانامتی بہت زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ مسٹر گوڈ کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بد ارواح پر قابو پا کر ان سے کام لینے کے کئی طریقے ہیں۔ بھانامتی کا اُستاد یا ماہر بننے کے لئے ایسے مرحلوں سے گذرنا پڑتا ہے اور ایسے ایسے کام کرنے پڑتے ہیں کہ صفائی اور اپنے احترام کا معمولی احساس رکھنے والا کوئی انسان کبھی بھانامتی کا عامل یا اُستاد بننا گوارا نہیں کرسکتا گا۔ چنانچہ یہ طریقہ انتہائی ادنیٰ درجے کے لوگوں تک ہی محدود ہے۔

مسٹر گوڈ نے اپنی رپورٹ میں جو واقعات بیان کئے ہیں ان میں ایک مسلم فقیر کا واقعہ بھی ہے جو اپنے تقدس کیلئے مشہور تھے۔ انہیں بھانامتی کا شکار ہونے والے ایک فرد نے اس کا توڑ کرنے کے لئے بلایا۔ مگر وہ خود اس کا شکار ہو گئے اور دردناک مصیبتوں میں مبتلا ہوئے۔ یہاں پر یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے۔ کہ بھانامتی کا اُستاد بھی اپنی قوت کا کسی پر اچانک اور فوری عمل نہیں کرسکتا۔ اس کو ہر موقع پر جب وہ کسی کو اس کا شکار بنانا چاہے ایک خاص طریقہ کار اور عمل اختیار کرنا پڑتا ہے اور شاید اسی لئے اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب اُستاد کو غیر متوقع طور پر گرفتار کرکے پولیس بند کر دیتی ہے تو وہ بے بس ہو جاتا ہے۔ کم از کم اتنے عرصے تک جب تک کہ اسے بند رکھا جاتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بھانامتی کا موجد گورک ناتھ نام کا ایک سادھو تھا اور اُستاد جب منتر پڑھتے اور عمل کرتے ہیں تو اس کا نام بار بار دُہراتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ گورک ناتھ نے بھانامتی کا جادو دریافت کرکے اسے اپنے حامیوں کے فائدے کے لئے استعمال کیا تھا۔ لیکن دنیا کی کئی دوسری چیزوں کی طرح اس سے بھی اب ناجائز فائدہ اُٹھایا جا رہا ہے۔

مجھے ایک بار ایک "اُستاد" سے بھی ملاقات کرنے کا اتفاق ہوا جس نے بیان کیا کہ اب وہ صرف بھانامتی کا توڑ کیا کرتا ہے۔ اس کا کمرہ عجیب و غریب اور پُر اسرار اشیاء سے بھرا ہوا تھا۔ وہاں میں نے انسانی اور حیوانی کھوپریاں عجیب و غریب کیڑے، حشرات الارض اور دیگر پُر اسرار چیزیں دیکھیں۔ وہاں میں نے خنجر بھی دیکھے جن کے سرے پر چونا لگا ہوا تھا۔ کمرے میں کئی طاقچے بنے ہوئے تھے۔ ان میں سے وسطی طاقچے میں کالی دیوی کی ایک تصویر بھی تھی جس کے اطراف پھولوں کے ہار پڑے ہوئے تھے اور اس کے آگے چراغ جل رہے تھے۔